مقاصدِ شریعت
ڈاکٹر صہیب حسن (لندن)

امام قرافیؒ اور اُن کی کتاب 'الفروق' کا تعارف

شریعت کے مقاصد پر کئی عظیم تصانیف پائی جاتی ہیں جن میں سرفہرست امام الشاطبیؒ کی 'الموافقات' ہے۔عزالدین بن عبدالسلام کی 'القواعد الکبریٰ' اور امام ابن قیمؒ کی 'اعلام الموقعین' بھی اسی فن سے متعلق ہیں۔ ابن عبدالسلام کے شاگرد امام القرافی کی کتاب 'الفروق' نے بھی اسی موضوع پر شہرت پائی ہے۔اس کتاب میں ۲۷۴ فروق کا ذکر کیا گیا ہے۔کتاب کے تفصیلی تعارف میں 'الفروق' کے معنی و مطلب پر بحث ہوگی، یہ علم اپنی ندرت کی بنا پر اُردو کتب میں قابل ذکر جگہ نہیں پا سکا ہے۔

میرے سامنے مؤسسة الرسالة (بیروت) کا شائع کردہ نسخہ ہے جو چار جلدوں میں شائع ہوا ہے۔اس کتاب اور صاحبِ کتاب کا تفصیلی تعارف اُردن کے عالم شیخ عمر حسن القیام طیبی نے دو مقدموں کی شکل میں پیش کیا ہے۔اس کتاب کے حاشیہ پر ابن الشاط (ابوالقاسم، القاسم بن عبداللہ بن محمد بن الشاط الانصاری ۶۴۳ تا ۷۲۳ھ) کی کتاب إدرار الشروق علی أنواء الفروق دی گئی ہے۔جس میں ابن الشاط نے القرافی کے دیئے گئے 'الفروق' کی تنقیح کی ہے اور جہاں جہاں محشی نے دلائل میں ضعف پایا، وہاں اس کا تذکرہ کردیا یہاں تک کہ مالکی علما نے یہ خوب کہا: ''القرافی کی 'الفروق' کو تھام کے رکھو، لیکن اس میں سے وہی قبول کرو جسے ابن الشاط نے قبول کیا ہو۔''

میں نے سب سے پہلے دونوں مقدمات کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اور پھر اصل کتاب میں سے 'الفروق' کا اختصار اس انداز سے کیا ہے کہ مصنف کی ترتیب کا خیال نہیں رکھا ہے بلکہ اُن الفروق کا ذکر پہلے کیا ہے جو عصر حاضر کے مسائل سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور زبان و اُسلوب کے اعتبار سے نسبتاً آسان پیرائے میں بیان ہوئے ہیں۔ گو میں نے اپنی

www.KitaboSunnat.com

ترتیب کا لحاظ رکھا ہے لیکن قوسین میں اصل کے اعتبار سے مذکورہ 'فرق' کا نمبر دے دیا ہے۔ مثلاً فرق نمبر ا (نمبر ۳۶) یعنی اصل کتاب میں یہ فرق نمبر ۳۶ کی حیثیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اگر مزید تشریح کی ضرورت ہو تو میں نے ایسے اضافات کو 'فائدہ' یا 'فوائد' کا ذیلی عنوان دے کر ذکر کیا ہے۔ گویا اس کتاب کی عربی عبارات کو اختصار کے ساتھ اُردو کا قالب پہنانا میری ایک حقیری سی کوشش ہے جس میں 'فوائد' کا اضافہ میرے اپنے فہم و اِدراک کا نتیجہ ہے۔

اب اس تمہید کے بعد شیخ طیبی کے تعارفی مقدمات کا اختصار ملاحظہ ہو:

امام قرافی

امام قرافی کا پورا نام مع نسبت یوں ہے: امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ابی العلاء ادریس بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یلّین القرافی مصری مالکی۔

امام قرافی کی طرف نسبت 'قرافہ' نامی جگہ کی طرف ہے جو اس علاقے کا نام ہے جہاں فاتح مصر عمرو بن العاص نے ایک شہر کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس شہر کا ایک محلّہ قبیلہ قرافہ کے وہاں آباد ہونے کی وجہ سے قرافہ کہلایا۔ عام طور پر قبائل کے نام بھی کسی سردار یا اہم شخصیت کے نام پر رکھے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ قرافہ اس قبیلے کے اَجداد میں سے ایک خاتون کا نام تھا۔ امام قرافی کی نسبت ان کے خاندان کے یہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہے، نہ کہ اصل کے اعتبار سے۔ وہ خود اپنے رسالہ العقد المنظوم في الخصوص والعموم میں لکھتے ہیں:

> ''میرا قرافی کی نسبت سے مشہور ہونا اس لیے نہیں ہے کہ میں اس قبیلے میں سے ہوں بلکہ اس لیے کہ یہاں کچھ دیر ہماری سکونت رہی ہے۔ میں اصلاً مراکش کے علاقہ صنهاجه سے ہوں، البتہ میری پیدائش ۶۲۶ھ میں مصر میں ہوئی اور یہیں میں پلا بڑھا۔''

امام قرافی نے قاہرہ کے مدارس ہی میں تعلیم پائی۔ گو اُنہیں مالکی مذہب کے ائمہ میں سے شمار کیا جاتا ہے، لیکن اُنہیں بقولِ امام سیوطیؒ مجتہد کا درجہ حاصل ہے کہ وہ ہمیشہ دلیل کے پابند نظر آتے ہیں، چاہے مذہب کی مخالفت ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔

اساتذہ کرام

اُنہیں یہ بلند درجہ اس لیے ملا کہ اُنہوں نے اپنے زمانہ کے مشہور اہل علم کے سامنے

www.KitaboSunnat.com

زانوے تلمذ طے کیا۔ اُن کے اساتذہ میں مندرجہ ذیل مشہور علما وفقہا شامل ہیں:

❶ ابومحمد عزالدین بن عبدالسلام سلمی دمشقی (٦٦٠ھ): مذہبِ شافعی کے مشہور عالم جنہوں نے مقاصدِ شریعت کے موضوع پر ایک انتہائی قابل قدر کتاب تصنیف کی جسے 'القواعد الکبریٰ' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کتاب کے مقابلے کی تصنیف مشکل سے ملے گی۔ البتہ شاطبی کی 'الموافقات' اس کے ہم پلہ کتاب ہے۔ القرافی اپنے ان شیخ کے ساتھ مصر میں ان کی آمد (٦٣٨ھ) سے لے کر اُن کی وفات (٦٦٠ھ) یعنی بیس سال سے زائد اُن سے استفادہ کرتے رہے۔ شیخ کے دوسرے تلامذہ میں ابن دقیق العید، ابوشامہ مقدسی، علاء الدین الباجی اور حافظ دمیاطی نے بھی میدانِ علم وفضل میں شہرت پائی۔

القرافی نے جہاں اپنے شیخ سے بے پایاں استفادہ کیا، وہاں ایک بات کھٹکتی بھی رہی کہ وہ اکثر اپنے شیخ کی عبارت بغیر ان کا حوالہ دیے نقل کیے جاتے ہیں۔ یہاں امام نووی کی یہ بات قابل ذکر ہے کہ ''نصیحت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی بھی قابل ذکر یا اچھوتا نکتہ ہو تو اس کی نسبت اس کے قائل کی طرف کی جانی چاہیے، جو ایسا کرے گا تو اس کے عمل اور حالات میں برکت پیدا ہوگی، لیکن جس نے یہ سجھانے کی کوشش کی کہ یہ میرا اپنا کلام ہے تو بہتر ہے کہ اس کے علم سے استفادہ نہ کیا جائے۔''

❷ اُن کے دوسرے استاذ ابن الحاجب ہیں، جن کا پورا نام ہے: ابوعمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر الکردی (٥٧٠ھ تا ٦٤٦ھ)۔ اپنے زمانہ میں آپ مالکی مذہب کے امام رہے ہیں، اُن کی چند تصانیف یہ ہیں:

① جامع الامہات جز مالکی مذہب کی اصل الاصول کتاب 'المدونۃ' کا اختصار ہے۔

② نحو وصرف میں الکافیۃ اور الشافیۃ

③ الاَمالی: مذکورہ دو کتب سے زیادہ تفصیل موجود ہے۔

④ منتهى السول الأمل في علمي الأصول والجدل

❸ تیسرے اہم استاد شیخ الشریف الکرکی، ابومحمد، محمد بن عمران بن موسیٰ الحسینی (٦٨٨ھ) ہیں۔ ان کی ولادت شہر فاس (مغربِ اَقصیٰ) میں ہوئی لیکن پھر مصر ہجرت کر گئے جہاں القرافی

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے استفادہ کیا۔ ابن فرحون نے اُنہیں مصر و شام میں شافعی اور مالکی مذہب کا امام قرار دیا ہے۔

❹ چوتھے استاد خسرو شاہی، عبدالحمید بن عیسیٰ بن عمریہ (۵۸۰ تا ۶۵۲ھ) ہیں۔ یہ امام رازی کے تلامذہ میں سے ہیں۔ فقہ اور اُصول فقہ میں بڑا نام پایا۔

ان کی تصنیفات میں موضوع فقہ پر المهذب کا اختصار، ابن سینا کے المقالات کا اختصار اور تتمه الآيات البينات شامل ہیں۔

❺ پانچویں استاد قاضی القضاۃ شمس الدین ابوبکر محمد بن ابراہیم بن عبدالواحد مقدسی حنبلی (۶۰۳ تا ۶۷۶ھ) ہیں جن کا شمار حنبلی مذہب کے اماموں میں سے ہوتا ہے۔ یہ بھی مصر منتقل ہوگئے تھے۔ القرافی نے ان سے 'کتاب وصول ثواب القرآن' کی سماعت کا ذکر کیا ہے۔

امام قرافیؒ کی تصنیفات

القرافی کی تیئس مصنفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل کتب اہم ہیں:

① الأجوبة الفاخرة عن الأسئلة الفاجرة في الردّ على اليهود والنصارىٰ

② الإحكام في تمييز الفتاوىٰ عن الأحكام وتصرفات القاضي والإمام

③ تنقيح الفصول في الأصول

④ الذخيرة ۱۴ جلدوں میں تحقیق کے ساتھ المغرب سے شائع ہوچکی ہے۔

⑤ الفروق جس کا پورا نام ہے: "أنوار البروق في أنواء الفروق"

⑥ نفائس الأصول في شرح المحصول

⑦ اليواقيت في أحكام المواقيت

کتاب الفروق کا تعارف

امام سیوطی نے علم الفروق کا تعارف ان الفاظ سے کیا:

''وہ علم جس میں ایسے مسائل کے بارے میں فرق بیان کیا جاتا ہے جو بظاہر ایک جیسے معلوم ہوتے ہیں لیکن اپنے سبب اور حکم کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔''

www.KitaboSunnat.com

اس لحاظ سے اس علم کے لیے فقہ سے اتنی گہری ممارست ہونی چاہئے کہ فقیہ اُن اسباب کی تہ تک پہنچ سکے جو حکم میں مؤثر ہوتی ہیں، کیونکہ اس طرح ہی دو متشابہ مسائل کے درمیان فرق کا پتہ چل سکتا ہے، اس علم کی اساس دو ستونوں پر قائم ہے:

① قواعدِ کلیہ اور ② مقاصدِ شرعیہ کا جاننا: قواعدِ کلیہ سے مراد وہ اصطلاحی تعریفات ہیں جو فقہی انداز میں چند قانونی اُصولوں کو انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور جنہیں فقہا شریعت کے مختلف دلائل سے اَخذ کرتے رہے ہیں۔

شیخ مصطفیٰ الزرقا لکھتے ہیں کہ فقہا کی اصطلاح 'قواعد' اور قرافی کے مذکورہ 'قواعد' میں فرق پایا جاتا ہے۔ قرافی کے نزدیک دو متشابہ موضوعات میں بنیادی احکام کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ اُن کے لگائے ہوئے عنوانات سے ہوجاتا ہے مثلاً اُن کے چند عنوانات ملاحظہ ہوں:

① شہادت اور روایت میں فرق

② قاعدہ 'انشاء' اور قاعدہ 'خبر' میں فرق

③ ان دو قواعد میں فرق

وہ مسائل جن میں جہالت اور ناواقفیت مؤثر ہوتی ہے اور وہ مسائل جہاں وہ مؤثر نہیں ہوتی ہے۔ گویا قاعدہ سے مراد ایک خاص موضوع میں بنیادی حکم مقصود ہوتا ہے، نہ کہ اصطلاحی معنی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کتاب میں ایسے فقہی قاعدے اور دستوری نکات بیان نہیں ہوئے کہ جنہیں قواعد وضوابط اور اسباب وعلل کے تحت بیان کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کا دوسرا ستون مقاصدِ شرعیہ ہیں۔ یہ وہ علم ہے کہ جس کی جڑیں صحابہ کرام کے فتاویٰ اور فیصلوں میں دیکھی جاسکتی ہیں اور جو امام شاطبیؒ کی 'الموافقات' میں پورے جوبن پر نظر آتا ہے۔ گو اُن کے راستے میں فقہی مذاہب سے قابل مذمت تعصب اور اجتہاد کے دروازوں کو بند کردینے جیسی رکاوٹیں حائل تھیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مالکی مذہب میں شریعت کے مقاصد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

ابوبکر بن العربی (۵۴۳ھ) کہتے ہیں:

''امام شافعی اور دوسرے ائمہ شریعت کو اس نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس سے امام مالکؒ سے

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے ہیں، اور وہ مصلحت اور مقاصد کا خاص خیال نہیں رکھتے بلکہ ظاہری اُمور پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔" (احکام القرآن:۲/۶۲۳)

امام ذہبیؒ نے امام مالکؒ کی سیرت میں لکھا ہے:

"بہرصورت مالکی فقہ کا کیا کہنا کہ امام مالک کی اکثر آراء درست پائی گئیں۔ اُن کے اعزاز کے لیے یہی کافی ہے کہ اُنہوں نے حیلوں بہانوں کا چور دروازہ اُٹھا کے بند کردیا اور مقاصد کی طرف خاص توجہ دی۔" [سیر اعلام النبلاء: ۹۲/۸]

امام ابن تیمیہ نے بھی اجمالاً اس بات کا ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

"مدینہ نبویہ کے رہنے والوں کا مذہب مشرق ومغرب کے تمام شہروں کے رہنے والوں کے مذہب سے زیادہ صحیح ہے، اُصول میں بھی اور فروع میں بھی۔"

[صحة أصول مذهب أهل المدينة:ص۱۹]

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ القرافی نے اس فن کی باریکیوں کو سمجھنے کے لیے اپنے شیخ عزالدین بن عبدالسلام سے خاص طور پر استفادہ کیا ہے۔ اور فقہ مقاصد کے ضمن میں اُن کی آراء چار طرح پر ظاہر ہوتی ہیں:

① مقاصد اور اس کی تمام اقسام کی تعریف بیان کرنا اور پھر دلائل میں تعارض کے وقت مقاصد کی بنیاد پر حکم کا لگانا۔

② اَحکام کو مقاصد کے ساتھ مربوط کرنا۔ مثلاً اُن کا یہ کہنا کہ مال کی حفاظت کے لیے چور کا ہاتھ کاٹا جانا، نسب کی حفاظت کے لیے سنگسار کیا جانا، عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے کوڑے مارنا اور ان میں پھر اہمیت کے اعتبار سے ترتیب کو ملحوظ رکھنا۔

③ اکثر قواعد اور فروق میں مصالح اور مفاسد کا خیال رکھنا اور ان دونوں میں توازن کے اعتبار سے کسی چیز پر حکم لگانا۔

④ سدالذرائع (یعنی حرام چیز کی طرف جانے والے راستوں کا بند کرنا) اور اس کی تمام اقسام کا خاص خیال رکھنا۔

یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ جن فقہا نے مقاصد شریعت کو ملحوظ رکھا ہے، اُنہوں نے اجتہاد کا راستہ اختیار کیا ہے۔ گو ان کی نسبت کسی ایک فقہی مذہب کی طرف رہی ہے، لیکن اس معاملہ میں

www.KitaboSunnat.com

وہ کسی ایک مذہب کی تقلید نہیں کرتے بلکہ دلیل کی روشنی میں مقصدِ شریعت کی رعایت ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حکم لگاتے ہیں۔ ہمیں یہ طرزِ استدلال مندرجہ ذیل تمام کتب میں نظر آتا ہے:

ابن عبدالسلام کی — القواعد الکبریٰ

ابن رُشد کی — بداية المجتهد

الغزالی کی — غياث الأمم

ابن تیمیہ کی — القواعد الفقهيه النورانية اور السياسة الشرعية

ابن قیم کی — زاد المعاد، إعلام الموقعين اور الطرق الحكمية في السياسة الشرعية

الکاسانی کی — بدائع الصنائع

القرافی کی — الذخيرہ اور الفروق

ابن دقیق العید کی — شرح عمدة الأحكام

الشاطبی کی — الموافقات

شریعت کے مقاصد کی پاسداری میں جہاں ابن عبدالسلام، امام ابن تیمیہ اور شاطبی رحمہم اللہ نے موضوع کو خوب نکھارا ہے، وہاں امام القرافی کی گہری بصیرت اُن موضوعات میں بھی نظر آتی ہے جو اُن کی فکرِ ثاقب کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً اُنہوں نے زمانے کی تبدیلی کی بنا پر فتویٰ میں تبدیلی کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے اور ان جامد فقہا پر نکیر کی ہے جو کتابوں میں تحریر شدہ 'عبارت' سے سرمُو تجاوز کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور اس طرح اُنہوں نے نبی ﷺ کے اقوال اور افعال میں موقع و محال کی مناسبت سے تفریق کی ہے جسے فرق نمبر ۳۶ میں واضح کیا گیا ہے یعنی کون سے اقوال و افعال کا تعلق بحیثیت امیر و حاکم کے ہے اور کن کا بحیثیتِ قاضی سے، اور کون سے عمومی حیثیت کے حامل ہیں جو تبلیغ دین یا فتویٰ کے ضمن میں آتے ہیں؟ تیسرے یہ کہ اُنہوں نے جابجا مصالح و مفاسد کا اعتبار کیا ہے کہ جس کی ضرورت ہر زمانے میں رہی ہے۔

یہاں اس بات کا خیال رہے کہ فقہ المقاصد کا یہ فنِ عظیم ہر کسی کے بس کی بات نہیں اور اس میدان میں صرف وہی اہل علم اُتر سکتے ہیں جو شریعت کی گہری بصیرت رکھتے ہوں تاکہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں قرآن وسنت کی محکم نصوص، تغافل کا شکار نہ ہو جائیں۔ مقصدِ شریعت آیا مقصد ہے یا نہیں؟ اس نتیجہ تک پہنچنے کے لیے پہلے تو تمام نصوص کا احاطہ کیا جاتا ہے جسے منہج استقرائی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور پھر جزئی احکام کو ایک ایسے عمومی قانون کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جس شریعت میں بے شمار دلائل اور شواہد موجود ہوتے ہیں، تب کہیں جا کہ اُسے شریعت کے مقاصد میں سے ایک مقصد شمار کیا جاسکتا ہے، اور بقول امام شاطبیؒ:

> ''شرعی مقصد، شریعت ہی کا وضع کردہ ہے اور اس طرح لوگوں کو خواہشات کی پیروی سے نکالنا مقصود ہوتا ہے تاکہ جس طرح اضطراری طور پر ایک شخص اللہ کا بندہ ہے، اسی طرح اختیاری طور پر بھی وہ اللہ کا بندہ بن سکے۔''

آئندہ سے ہم ہر شمارے میں کسی دو باہم متقارب اصطلاحات کے مابین 'فروق' کو ایک ایک کرکے قارئین محدث کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اِن شاء اللہ

✳......✳......✳

جامعة لاهور الإسلامية کے علمی مجلّے ماہنامہ 'رشد' لاہور کی

'علم القراءات' پر تین خصوصی اشاعتیں

اُردو زبان میں قراءات کا انسائیکلوپیڈیا ◉ مجموعی صفحات: ۳۰ ہزار تقریباً

تمام مکاتبِ فکر کے فتاویٰ ◉ شخصیات و تاریخ قراءات ◉ شجرہ ہائے قراءات

قراءات پر مستشرقین اور منکرین کے اعتراضات اور ان کے شافی جوابات

نامور قراء کے انٹرویوز ◉ دنیا بھر میں مطبوعہ مصاحفِ قراءات کی عکسی نقول

پتہ برائے خریداری:

۹۹/ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور...... فون: 35839404, 35866476

www.KitaboSunnat.com